حضرت عمر کے سرکاری خطوط

از
جناب ڈاکٹر خورشید احمد صاحب فارق
(استاذ ادبیات عربی - دہلی یونیورسٹی)

(۳)

۲۲- ابو عبیدہ بن جرّاح کے نام

[فتوح الشام ازدی صہ۸۶ میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے خلیفہ ہو کر ذیل کا خط ابو عبیدہ کو لکھا اس خط میں جیسا کہ ہم دیکھیں گے نہ حضرت خالدؓ کی معزولی کا فرمان ہے نہ اپنے خلیفہ ہونے کی خبر، بلکہ صرف حضرت ابو بکرؓ کی وفات کا ذکر ہے - یہ خط حضرت عمرؓ نے اپنے آزاد کردہ غلام اور معتمد یرفأ کے ہاتھ شام بھیجا تھا - ابو عبیدہ کو یرفأ کی زبانی معلوم ہوا کہ عمرؓ ابو بکر کے جانشین مقرر ہوئے ہیں نیز یہ کہ نئے خلیفہ نے شام کے فوجی افسران (خالد، یزید بن ابی سفیان، شُرحبیل، سعید بن زید، مُعاذ بن جَبَل، عمرو بن عاص) کے مسلمانوں کے ساتھ طرز عمل اور عام چال ڈھال کا حال معلوم کیا ہے - ابو عبیدہ نے فرداً فرداً سب کی تعریف کی اور اپنا اور مُعاذ بن جَبَل کا (جو ان کے مشیر خاص اور عزیز دوست تھے) ایک مشترکہ خط حضرت عمر کے نام لکھ کر یرفأ کے ہاتھ مدینہ بھیجا]

"تم کو معلوم ہو کہ ابو بکر صدیق - رسول اللہ کے جانشین دنیا سے کوچ کر گئے، اِنّا للہ، خدا کی رحمت ہو ابو بکر پر جو حق گو، آمر بالقسط، آخذ بالعُرف، راستباز، حلیم اور نرم مزاج تھے، دعا ہے کہ خدا اپنے کرم سے ہم کو ارتکاب گناہ سے محفوظ رکھے اور اپنی خوشنودی کی نعمت سے سرفراز فرمائے، اس کی قدرت میں بلا شبہ سب کچھ ہے، والسلام "

حضرت ابو عبیدہ اور معاون کے مشترکہ خط کا خلاصہ

ہمیں معلوم ہے کہ جب ہم آپ کے ساتھ تھے تو آپ کو اپنے تزکیۂ نفس کی کتنی فکر رہتی ہے، اب آپ امت محمدؐ کے کالے گورے کے حاکم ہو گئے ہیں۔ آپ کے سامنے دوست دشمن، بڑے چھوٹے، کمزور طاقتور سب بیٹھتے ہیں۔ ان سب کے آپ کے ذمہ حقوق ہیں اور سب کے لئے آپ کی میزانِ عدل میں حصہ ہے، لہذا آپ کو خوب دھیان رہے کہ ان کے ساتھ آپ کا برتاؤ کیسا ہوتا ہے۔ ہم آپ کو اس دن کی یاد دلاتے ہیں جب سارے راز کھل جائیں گے، اور چھپی برائیاں طشت ازبام ہو جائیں گی، گردنیں ایک "سلطانِ غالب" کے سامنے جھکی ہوں گی اور لوگ امید و بیم کا طوفان سینوں میں چھپائے اس کے فیصلہ کے منتظر ہوں گے۔ ہم نے سنا ہے کہ اس قوم میں ایسے لوگ ہوں گے جو ظاہر میں دوست اور باطن میں دشمن ہوں گے، خدا کی پناہ کہ ہمارا تعلق ان لوگوں سے ہو، پس اے عمر اس خط کا وہ مطلب نہ لینا جس کا ہم نے ارادہ نہ کیا ہو، ہم نے محض مخلصانہ جذبہ سے یہ خط لکھا ہے۔[1]

۲۳۔ ابو عبیدہ بن جرّاح کے نام

[یہ خط بے سیاق و سباق ہے، راوی نے صرف اتنا بتایا ہے کہ ابو عبیدہ نے جابیہ کے مقام پر یہ خط مسلمانوں کو پڑھ کر سنایا۔ جابیہ ابو بکر کے زمانہ میں فتح ہو چکا تھا۔ شاید یہ خط حضرت عمر کے ان ابتدائی خطوط میں سے ایک ہے جو خلیفہ ہو کر انھوں نے ابو عبیدہ کو لکھے تھے جب کہ وہ اور خالد دمشق کا محاصرہ کئے ہوئے تھے۔ دمشق کے قلعہ کے مختلف حصوں پر مختلف کمانڈر مامور تھے، ابو عبیدہ کی کمان میں باب الجابیہ تھا، شاید جابیہ سے مراد یہاں باب الجابیہ ہو، اس صورت میں یہ خط ۱۲ھ یا ۱۳ھ کے اواخر میں لکھا گیا ہوگا۔]

---

[1] ازدی ص۸۸

"تم کو معلوم ہو کہ قانونِ اسلام وہی شخص نافذ کر سکتا ہے جس کی اخلاقی بنیادیں مستحکم ہوں، جو دین کی گہری بصیرت رکھتا ہو، جس کا چال چلن بے داغ ہو، ولا یحیق فی الحق علی جرأۃ (؟) جو صحیح کام کرنے یا حق بات کہنے میں ملامت کی پرواہ نہ کرے، والسلام علیک"[1]

۲۴۔ ابو عبیدہ بن جرّاح کے نام

[مذکورہ بالا خط کے جواب میں حضرت عمر نے ذیل کا خط لکھا، افسوس ہے اس خط کا ایک حصہ غیر مطبوعہ نسخہ کا ایک ورق ضائع ہونے سے محفوظ نہ رہ سکا۔ گم شدہ ورق کے بعد یہ عبارت آتی ہے، ابو عبیدہ حضرت خالد سے کہہ رہے ہیں :- دنیوی منصب و امارت میری نظر میں اہمیت نہیں رکھتے، ہر چیز کا انجام فنا ہے، ہم دونوں بھائی بھائی ہیں، اگر ایک بھائی افسر یا کمانڈر ہو جائے تو دوسرے بھائی کو نہ تو کوئی دنیوی نقصان پہنچے گا نہ دینی، اس کے علاوہ میں سمجھتا ہوں کہ تمہی احتمال ہے اس بات کا کہ افسر آزمائشوں اور غلطیوں سے دوچار ہو۔" ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گم شدہ ورق میں حضرت عمر کا ایک اور خط مشتمل بر معزولی خالد بھی وارد ہوا تھا، اور یہ پہلا نہیں (جیسا کہ مورخوں کا خیال ہے اور جیسا کہ ابتدا میں پیش کردہ خطوط سے ظاہر ہوتا ہے، ملاحظہ ہو برہان ماہ جولائی) بلکہ تیسرا تھا، فتوح اعثم میں وہ سارا واقعہ لکھا ہے جو خالد کی معزولی کا خط موصول ہونے کے بعد پیش آیا، ابو عبیدہ نے معزولی کے حکم اور اپنے سپہ سالار مقرر ہونے کی خالد کو خبر نہیں کی، جنگ ایک نازک مرحلہ میں تھی، خالد اپنی حربی لیاقت کے جوہر دکھا رہے تھے، ابو عبیدہ نہ چاہتے تھے کہ اس خبر سے ان کا حوصلہ پست ہو، وہ حسب سابق خالد کی امامت میں نماز پڑھتے رہے کچھ دن بعد دوسرے لوگوں سے جب حقیقت حال کا علم ہوا تو انھوں نے ابو عبیدہ سے شکایت کرتے ہوئے مرکز کا فرمان مخفی رکھنے اور اپنی سپہ سالاری کا اظہار نہ کرنے کی وجہ دریافت کی تو انھوں نے خود فراموشی اور انکسار میں ڈوبا ہوا وہ جواب دیا جس کا ابھی اوپر ذکر ہوا ہے۔]

---

[1] تاریخ عمر بن خطاب، ابن جوزی، مصر ص۹۶

"عبد اللہ عمر امیر المومنین کی طرف سے ابو عبیدہ بن جراح اور معاذ بن جبل کو سلام علیک، میں اس خدا کا سپاس گذار ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، میں تم دونوں کو "خوف خدا" کی تاکید کرتا ہوں، خوفِ خدا جس سے مالک کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے، جس میں تمہاری خوش نصیبی مضمر ہے جس کو ارباب ہوش دینی و دنیوی سرخروئی کے لئے نسخۂ کیمیا تصور کرتے ہیں۔ تمہارا خط موصول ہوا، تم نے لکھا ہے کہ خلافت سے پہلے تزکیۂ نفس کی آپ کو بہت لگن تھی، یہ تم نے کیسے جانا؟ تمہارے ان الفاظ سے ستائش کی بو آتی ہے، تم نے لکھا ہے کہ میں عرب قوم کا حاکم اعلیٰ ہوگیا ہوں اور اب بڑے چھوٹے، دشمن دوست، قوی اور ضعیف سب میرے سامنے بیٹھتے ہیں اور سب کے لئے میری میزان عدل میں حصہ ہے تم نے لکھا ہے کہ میں اس بات سے چوکنا رہوں کہ میرا برتاؤ ان کے ساتھ کیسا رہتا ہے، تم نے مجھے ایک آنے والے دن سے بھی ڈرایا ہے جو شب و روز کی گردش سے ضرور آئے گا، یہ گردش ہر نئے کو پرانا، ہر بعید کو قریب اور ہر وعدہ کو پورا کردیتی ہے، یہ قیامت کا دن ہے جب سارے راز کھل جائیں گے، اور چھپی برائیاں ظاہر ہوجائیں گی، اور لوگ عاجزی کے ساتھ ایک "سلطانِ غالب" کے حضور میں دل میں امید و بیم کا اضطراب لئے فیصلے کے منتظر ہوں گے، تم نے یہ بھی لکھا ہے کہ اس قوم میں ایسے لوگ ہوں گے جو بظاہر دوست لیکن بہ باطن دشمن ہوں گے، میرا خیال ہے ابھی وہ وقت نہیں آیا، یہ منافقت قیامت کے قریب رونما ہوگی، جب دنیوی نقصان کا خوف یا دنیوی فائدہ کی خواہش سے لوگ سرگرم عمل ہوا کریں گے . . . . . . (یہاں سے اصل نسخہ کا ایک ورق کم ہے)

۲۵۔ ابو عبیدہ بن جراح کے نام

[رجب ۱۵ھ میں مسلمانوں نے شام کی سب سے بڑی لڑائی یرموک (علاقہ فلسطین) میں لڑی، اس لڑائی میں رومی قیصر نے عربوں کے اخراج کی ایک شاندار کوشش کی جس میں قلمرو کی بہترین عسکری قوت سمیٹ کر کئی لاکھ فوج کی شکل میں جمع کی گئی تھی، اس کی تعداد مختلف مورخین

نے مختلف دی ہے ۔ ۲ لاکھ چالیس ہزار، ۳ لاکھ، ۴ لاکھ اور آٹھ لاکھ، اس لشکر کا ایک بڑا حصّہ موت یا فتح کا حلف لے کر آیا تھا، نزاکت میں قادسیہ سے زیادہ سنگین تھی، اس میں شکست کھا کر رومی قیصر قسطنطنیہ چلا گیا اور اس کی جارحانہ قوت شام میں ہمیشہ کے لئے ختم ہو گئی۔ اس عظیم الشان فتح کی خوش خبری ابوعبیدہ نے مرکز کو دی تو حضرت عمر نے ذیل کا خط لکھا]

عبداللہ عمر امیر المومنین کی طرف سے ابوعبیدہ بن جراح کو سلام علیک، اس خدا کا سپاس گذار ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں، تمہارا خط آیا، یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ خدا نے مشرکین کو ہلاک کیا، اور مومنین کو فتح عطا کی، اپنے فدائیوں کو عنایات سے نوازا، خدائے پاک کا ان نوازشوں کے لئے شکر گذار ہوں اور ان نوازشوں کو شکر کے ذریعہ پایہ تکمیل تک پہنچانے کی التجا کرتا ہوں ۔ واضح ہو کہ تم کو دشمن پر اپنی قوت تعداد یا سامان کے ذریعہ فتح نہیں ہوئی، بلکہ محض ایزدی مدد اور احسان اور کرم کی بدولت ۔ خدا ہی کی مدد حقیقی مدد، اسی کا احسان حقیقی احسان اور اسی کا فضل حقیقی فضل ہے ۔ فَتَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، والسلام[۱] ۔

۲۶- عمار بن یاسر[۲] کے نام

[عیسائی ملت و دیانت کے مرکز ایلیار (بیت المقدس) کا کئی بار محاصرہ ہوا مگر وہاں کے باشندوں نے قیصر کی مدد کے بھروسہ پر نیز مسلمانوں کی اجنادین، پھر فحل اور پھر یرموک میں شکست کی امید پر ہتھیار نہ ڈالے، فتح یرموک اور متروکہ علاقوں پر پھر قبضہ کرنے کے بعد ابوعبیدہ نے ایلیار کا از سر نو دوبارہ سے سخت تر محاصرہ کیا۔ شہر کے باشندے اس شرط پر سپر ڈالنے اور صلح کرنے پر راضی ہوئے کہ حضرت عمر خود آکر شرائط صلح طے کریں ۔ ابوعبیدہ کی صلح جو طبیعت نے یہ شرط مان لی، اور

---

[۱] فتوح شام واقدی میں فتح یرموک کی خوش خبری پر حضرت عمر کا جو جوابی خط نقل ہوا ہے وہ ازدی کے اس خط سے بہت مختلف ہے ۔ واقدی کا یہ خط اگست کے برہان میں چھپا ہے۔ (ازدی، ص ۲۲۱)

[۲] عمار بن یاسر ۲۱ھ میں کوفہ کے گورنر ہوئے اور کوئی سولہ ماہ بعد ۲۲ھ میں اہل کوفہ کی شکایت پر معزول کئے گئے۔

حضرت عمر کو بلایا، حضرت عمر نے آکر صلح لکھی ۱۷ھ، ان کے قیام کے دوران میں فلسطین کے گورنر عمرو بن عاص نے آکر کہا کہ یہاں کے باشندے انگور کا شربت پیتے ہیں، کیا مسلمان بھی اس کو پی سکتے ہیں؟ حضرت عمر نے اس کے بنانے کا طریقہ پوچھا تو انھوں نے کہا کہ عرق کو (سڑنے سے پہلے) پکایا جاتا ہے، جب پکتے پکتے اس کا قوام ایک تہائی رہ جاتا ہے تو اس کو بطور شربت پی تے ہیں۔ حضرت عمر نے اجازت دے دی اور ذیل کا خط عمار بن یاسر[۱] (گورنر کوفہ) کو لکھا]

"تم کو معلوم ہو کہ میں شام گیا تھا، وہاں کے لوگ میرے پاس ایک شربت لاتے تو میں نے اس کے بنانے کی ترکیب پوچھی۔ انھوں نے بتایا کہ (انگور کے) عرق کو اس قدر پکایا جاتا ہے کہ اس کی کچاند دور ہو جاتی ہے اور اس کا وہ حصہ جو حرام ہے نکل جاتا ہے اور وہ حصہ جو اچھا اور حلال ہے بچ رہتا ہے، تمہاری کمان میں جو مسلمان ہیں ان کو ہدایت کرو کہ یہ شربت پیا کریں والسلام۔

۲۷- ابو عبیدہ بن جرّاح کے نام

[جب شام میں طاعون کی وبا بڑھی (۱۸ھ) اور حضرت عمر کو معلوم ہوا کہ ابو عبیدہ شام چھوڑنے کو تیار نہیں ہیں (وہ عقیدۃً قضا و قدر سے بھاگنے کے مخالف تھے) تو حضرت عمر نے ان کو خطرہ سے نکالنے کے لئے ذیل کا خط لکھا]

"سلام علیک، ایک ضروری معاملہ آن پڑا ہے جس میں تم سے زبانی گفتگو کرنا چاہتا ہوں، لہٰذا سخت تاکید ہے کہ اس خط کو پڑھتے ہی چل دو"

اس خط کے جواب میں ابو عبیدہ نے لکھا: ـــ امیر المومنین، آپ کے خط سے معلوم ہوا کہ میری موجودگی کی آپ کو ضرورت ہے، مگر میں مسلمانوں کے لشکر کے ساتھ ہوں، اور ان کو چھوڑنے

---

[۱] عمار بن یاسر ۲۱ھ میں کوفہ کے گورنر ہوئے اور کوئی سولہ ماہ بعد ۲۲ھ میں اہل کوفہ کی شکایت پر معزول کئے گئے، اس کا مطلب یہ ہے کہ مذکورہ خط اگر صحیح ہے تو صلح ایلیا (۱۷ھ) کے پانچویں سال لکھا گیا ہوگا۔

کے لئے کسی طرح دل تیار نہیں ہوتا، موت ہی مجھ کو ان سے جدا کر سکتی ہے، اس لئے ملتجی ہوں کہ اپنی تاکید واپس لے لیجئے اور لشکر میں رہنے دیجئے۔[1]

۲۸۔ ابو عبیدہ بن جرّاح کے نام

[ابو عبیدہ کا خط پڑھ کر حضرت عمر کے آنسو نکل آئے، لوگوں نے پوچھا کیا خدانخواستہ ابو عبیدہ کا انتقال ہو گیا، بولے نہیں، لیکن سمجھنا یہی چاہئے۔ اس کے بعد ذیل کا خط لکھا۔]

سلام علیک، تم جہاں مسلمانوں کے ساتھ مقیم ہو وہ نشیبی علاقہ ہے، میں چاہتا ہوں۔ ان کو بلند اور صاف ستھری جگہ لے جا کر کیمپ لگاؤ۔[2]

۲۹۔ ابو عبیدہ بن جرّاح کے نام

[ابو عبیدہ نے شام میں مرکز کو خبر دی کہ مسلمانوں کی ایک جماعت شراب نوشی کی مرتکب ہوئی ہے اور قرآن کی آیت: " فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ " کو بطور حجت پیش کرتی ہے کہ اس سے شراب سے اجتناب کا حکم نہیں نکلتا۔ حضرت عمر نے لکھا]

"ان لوگوں کو طلب کرو، اگر ان کا عقیدہ ہو کہ شراب حلال ہے تو ان کو قتل کر دو، اور اگر وہ تحریم کے قائل ہوں تو (بطور سزا) اسّی کوڑے مارو"

[اس خط کے بموجب ابو عبیدہ نے مرتکبیں شراب کو بلایا اور مجمع عام میں ان سے دریافت کیا تو انھوں نے تسلیم کیا کہ شراب حرام ہے، چنانچہ ان کو حد لگائی گئی، پبلک میں رسوا ہو کر یہ لوگ ایسے شرمندہ ہوئے کہ گھر میں بیٹھ گئے اور باہر نکلنا چھوڑ دیا۔ صحابی ابو جندل زیادہ حساس تھے، ان کا دماغی توازن خراب ہو گیا، اس کی خبر سپہ سالار نے مرکز کو دی اور حضرت عمرؓ سے ابو جندل کے نام تسلی آمیز خط لکھنے کی سفارش کی۔]

---

[1] طبری، مصر، ۴/۲۰۱ [2] طبری، مصر، ۴/۲۰۷

۳۰۔ ابوجندل کے نام

"عمر کی طرف سے ابوجندل کے نام، خدا ان لوگوں کی خطا کبھی نہیں معاف کرے گا جو اس کے ساتھ دوسروں کو شریک کرتے ہیں، اس سے کم درجہ کے خطاداروں کو اگر اس کی مرضی ہوگی تو معاف فرما دے گا، لہٰذا تم توبہ کرو، سر ندامت اُٹھاؤ، باہر نکلو، اور مایوس نہ ہو، اللہ عزوجل فرماتا ہے :- یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا، اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ"[1]

۳۱۔ خالد بن ولید کے نام

[حضرت عمر کو معلوم ہوا کہ خالد ایک شامی حمام میں غسل کرنے گئے (غالباً بمقام قنسرین) تو انھوں نے عصفر نامی اُبٹن سے جو شراب سے گوندھا گیا تھا، مالش کی، اس اطلاع پر یہ خط لکھا گیا]

مجھے خبر ملی ہے کہ تم نے (مرکب) شراب سے جسم کی مالش کی، حالانکہ خدا نے شراب کو خواہ وہ خالص ہو یا کسی چیز میں ملی ہوئی، دونوں طرح حرام قرار دیا ہے، جس طرح ظاہری اور پوشیدہ معصیت کو ممنوع فرمایا ہے۔ خدا نے شراب کو چھونے سے بالکل اسی طرح منع کیا ہے جس طرح اس کو پینے سے الا یہ کہ اس کو دھونے کے لئے چھونا پڑے، واضح ہو کہ شراب نجس ہے، اس کو جسم تک نہ لگاؤ، اور اگر غلطی سے لگا لیا ہو تو آئندہ اس کا اعادہ نہ کرو۔"

خالد نے صفائی کے طور پر لکھا کہ اُبٹن میں اتنا زیادہ پانی ملا دیا گیا تھا کہ شراب پانی کے حکم میں آ گئی تھی، حضرت عمر نے جھنجھلا کر لکھا:-

"میں سمجھتا ہوں کہ مغیرہ کی اولاد اکھڑ ہو گئی ہے، خدا تم کو اس حالت میں دنیا سے نہ اُٹھائے۔"[2]

---

[1] طبری، مصر، ۴/۲۲۲-۲۳ [2] طبری ۴/۲۰۴

۳۲- مرکزی شہروں کے مسلمانوں کے نام

{ سنہ ۱۸ھ میں خالد نے ابوعبیدہ کے ایما پر شام کی بازنطینی مملکت کی مشترکہ سرحد پر حملہ کیا، اس حملہ میں مسلمانوں کے ہاتھ بہت زیادہ دولت آئی، اور اس کی خبر ہر طرف پھیل گئی جب خالد ہیڈکوارٹر (قنسرین) لوٹے تو دور دور سے حاجت مند ان کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان میں ہی کے ایک بااثر اور جود دار قبائلی سردار اشعث بن قیس بھی تھے خالد نے ان کو دس ہزار درہم (تقریباً سوا پانچ ہزار روپئے) کا عطیہ دیا۔ خالد کی داد و دہش کی خبریں حضرت عمر کو پہنچیں، انھوں نے ابوعبیدؓ کو لکھا کہ خالد کی ٹوپی اتاریں اور ان کے عمامہ سے ان کو باندھیں، اور دریافت کریں کہ اشعث بن قیس کو عطیہ ذاتی روپئے سے دیا یا سرکاری روپئے سے، اگر ذاتی روپیہ سے دیا تو فضول خرچی کی، اور دوسروں کے لئے بُری مثال قایم کی، اور اگر سرکاری روپیہ سے دیا تو خیانت کے مرتکب ہوئے، نیز یہ کہ تحقیق سے جو بات ثابت ہو بہرحال خالد کو فوجی منصب سے معزول کیا جاتے۔ ابوعبیدہ نے خالد کو اپنے ہیڈکوارٹر طلب کیا، پھر مجمع عام میں حضرت عمر کے ایلچی نے خالد سے پوچھا کہ اشعث کو عطیہ ذاتی روپئے سے دیا تھا یا سرکاری روپئے سے، خالد بالکل خاموش رہے اور اس کے اصرار کے باوجود مہر سکوت نہ توڑی، ابوعبیدہ جو خالد کے حربی کمالات اور خوبیوں کے بہت قدردان تھے، اور طبعاً مرنجان مرنج واقع ہوتے تھے، چپکے بیٹھے یہ رسواکن تماشا دیکھتے اور دل میں کڑھتے وہ خالد سے احتجاج کا ایک لفظ نہ کہہ سکے، رسول اللہ کے موذن بلال موجود تھے، وہ جہاد کے لئے ابوبکر سے اجازت لے کر شام کے محاذ پر آگئے تھے، صاف گو اور بے دھڑک آدمی تھے، انھوں نے کھڑے ہو کر کہا: امیر المؤمنین کا ایسا ایسا حکم ہے، یہ کہہ کر خالد کی ٹوپی اُتاری اور عمامہ سے ان کو باندھا اور وہی سوال کیا جس کا اوپر ذکر ہوا۔ خالد نے کہا میں نے ذاتی روپئے سے عطیہ دیا تھا، بلال نے ٹوپی اُڑھادی، عمامہ کھول دیا اور معذرت کی۔ ابوعبیدہ خالد کی دل آزاری کے خیال سے نہ کہہ سکے کہ خالد تم کو معزول کر دیا گیا ہے۔

اس کے بعد حضرت عمر نے خالد کو مدینہ طلب کیا۔ خالد ابو عبیدہ کے ہیڈ کوارٹر سے اپنے ہیڈ کوارٹر قنسرین واپس ہوئے اور اپنی ماتحت فوج سے اس برتاؤ کی شکایت کی جو ان کے ساتھ مرکز کی طرف سے ہوا۔ ان سے رخصت ہو کر حمص پہنچے اور وہاں کے مسلمانوں کو بھی یہ رسواکن قصہ سنایا، پھر مدینہ چلے گئے۔ مدینہ پہنچ کر حضرت عمر سے ملاقات ہوئی تو بولے: عمر تم نے میرے ساتھ بدسلوکی کی ہے، میں مسلمانوں سے اس کی شکایت کر آیا ہوں۔ عمر نے پوچھا: یہ دولت تمہارے پاس کہاں سے آئی؟، انھوں نے کہا یہ ان حصوں پر مشتمل ہے جو مال غنیمت سے مجھ کو دئے گئے، ساٹھ ہزار سے جو کچھ زیادہ ہو وہ آپ لے سکتے ہیں۔ خالد کے سارے مال ومتاع کا تخمینہ لگایا گیا، تو اسّی ہزار قیمت اٹھی، اس میں سے بیس ہزار حضرت عمر نے لے کر بیت المال میں جمع کر دئے، پھر خالد سے کہا: خدا کی قسم میں تمہاری عزت کرتا ہوں اور دل سے تمہارا قدردان ہوں، اب پھر کبھی تم کو ملامت کرنے کا موقع نہ دوں گا۔" اس واقعہ کے بعد سارے اسلامی مرکزوں (امصار) کو ذیل کا خط لکھا۔[۱]]

"میں نے خالد کو ناراضی یا خیانت کی بنا پر معزول نہیں کیا ہے، بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ بہت سے لوگ خالد کی داد و دہش کے طالب ہوگئے اور مجھے اندیشہ ہوا کہ اس طرح وہ اپنی محنت کی بجائے ان کے دست کرم کے محتاج ہو جائیں گے اور ان میں مفت خوری کی عادت پیدا ہوگی، میں نے مناسب سمجھا کہ خالد کا وسیلہ ہٹا کر ان کو اس بات کا احساس دلاؤں کہ حاجتوں کا ملجا و ماویٰ خدا ہے اور اس سے مدد کے طالب ہوں اور مفت خوری کی آزمائش میں نہ پڑیں۔[۲]

۲۳- یزید ابن ابی سفیان کے نام

[عام طور پر مشہور ہے کہ ۱۸ھ میں شام کے ہولناک طاعون سے (جس میں بقول بعض ۲۳ ہزار

---

[۱] میں نے اس خط کا پس منظر ذرا تفصیل سے اس لئے لکھا ہے کہ حضرت عمر کے عتاب اور خالد کی معزولی در سوائی کے بارے میں بعض مورخوں نے مبالغہ اور رنگ آمیزی سے کام لیا ہے۔ اوپر کا بیان غالباً سب سے زیادہ صحیح تصویر ہے [۲] (طبری/۴/۲۰۵)

اور بقول بعض ۲۶ ہزار مسلمان ہلاک ہوئے) حضرت ابو عبیدہ کی وفات ہوئی، مرتے وقت انھوں نے اپنے مخلص دوست اور مشیر معاذ بن جبل کو اپنا جانشین مقرر کیا، چند دن بعد معاذ بھی طاعون کی نذر ہوئے انھوں نے مرتے وقت عمرو بن عاص کو جانشین مقرر کیا، مگر حضرت عمر نے شام کی فوجوں کی کمان ابو سفیان کے لڑکے یزید کو مفوض کی۔ ازدی کی فتوح شام میں لکھا ہے :- یزید سمجھدار، بردبار اور مہربان آدمی تھے، ہنس مکھ، عافیت پسند اور مقبول خاص و عام بھی تھے، اس کے علاوہ پرانے مہاجر اور رسول اللہ کے برگزیدہ صحابی تھے[۱]

"تم کو معلوم ہو کہ میں نے تمام مفتوحہ شام کی فوجوں کا تم کو سالار مقرر کیا ہے، اور فوجوں کو لکھ دیا ہے کہ تم کو اپنا سپہ سالار مانیں اور تمہارے حکم کی تعمیل کریں، اور کسی معاملہ میں تمہاری صوابدید کی خلاف ورزی نہ کریں۔ جلد فوجیں مرتب کر کے قیساریہ کی طرف پیش قدمی کرو اور اس وقت تک محاصرہ کئے رہو جب تک یہ اہم مقام فتح نہ ہو جائے، شام کی فتوحات اس وقت تک مکمل اور فائدہ مند نہ ہوں گی جب تک قیساریہ کے باشندے سپر نہ ڈال دیں گے، وہ تمہارے پہلو کا خار ہیں۔ اس کے علاوہ جب تک شام میں ایک شخص بھی قیصر کا مطیع و متبع ہے وہ شام کا خیال نہیں چھوڑے گا، اگر تم قیساریہ فتح کر لوگے تو شام سے اس کی توقعات منقطع ہو جائیں گی، امید ہے خدائے برتر و عظیم مسلمانوں پر نوازش کر کے قیساریہ ضرور فتح کرائے گا۔"

۳۴- فوجی کمانڈروں کے نام

تم کو مطلع کیا جاتا ہے کہ میں نے یزید ابن سفیان کو شام کی تمام فوجوں کا سپہ سالار مقرر کر دیا ہے اور حکم دیا ہے کہ قیساریہ پر چڑھائی کریں۔ ان کے حکم اور صوابدید کی پوری تعمیل لازم سمجھو۔ والسلام[۲]۔

۳۵- معاویہ بن ابی سفیان کے نام

[قیساریہ کی فتح فتوح الشام ازدی اور فتوح البلدان بلاذری کے مطابق ۱۹ھ میں

---

[۱] رجال کی کتابوں میں یزید کو فتح مکہ کے نو مسلموں میں بتایا جاتا ہے۔ اس لئے ان پر پرانے مہاجر کا اطلاق صحیح نہیں معلوم ہوتا۔ [۲] (ازدی، صفحہ ۲۵۱ و ۲۵۲)

ہوئی یعنی ابو عبیدہ بن جراح کی وفات کے دوسرے سال، لیکن طبری کے راوی ۱۵ھ میں قیساریہ کی فتح بتاتے ہیں جب کہ ابو عبیدہ شام کے گورنر تھے۔ فتوح الشام ازدی کے مطابق یزید بن ابی سفیان نے حضرت عمرؓ کے حکم سے قیساریہ کا محاصرہ کیا اور جب محاصرہ نے طول کھینچا اور محصورین نقصان خطیر اٹھا کر صلح کے لئے کچھ کچھ مائل ہونے لگے تو وہ قیساریہ کی کمان اپنے بھائی معاویہ کو دے کر خود ہیڈ کوارٹر لوٹ گئے، کچھ دن بعد معاویہ نے محاصرہ کی گرفت سخت تر کر کے قیساریہ فتح کر لیا (فتوح الشام ازدی، ص۲۵۰)۔ طبری کے راوی کہتے ہیں کہ ۱۵ھ میں حضرت عمر نے براہ راست معاویہ کو قیساریہ کی مہم سپرد کی اور ذیل کا خط لکھا۔[1]]

"واضح ہو کہ قیساریہ کی مہم تمہارے سپرد کرتا ہوں، فوجیں لے کر اس پر چڑھائی کردو، اور اہل قیساریہ پر فتح کے لئے خدا سے مدد کی التجا کرو، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ کا خوب ورد کرتے رہو، خدا ہی ہمارا مالک ہے، وہی ہمارا بھروسہ ہے، وہی ہمارا سہارا ہے، اس سے ہم امید لگاتے ہیں، نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْر۔" (باقی)

[1] طبری، مصر، ۴/۱۵۶

اَلعِلم وَالعُلَماء

ایک شاندار اور بابرکت کتاب

یہ جلیل القدر امام حدیث "علامہ ابن عبدالبر" کی شہرۂ آفاق کتاب "جامع بیان العلم وفضلہ" کا نہایت صاف اور شگفتہ ترجمہ ہے۔ کتاب کا ترجمہ مولانا عبدالرزاق صاحب ملیح آبادی نے کیا ہے جو اس دور کے بے مثال ادیب اور مترجم سمجھے جاتے ہیں موصوف نے یہ ترجمہ مولانا ابوالکلام آزاد کے ارشاد کی تعمیل میں کیا تھا۔ علم اور فضیلتِ علم کے بیان، اہل علم کی عظمت اور اُن کی ذمہ داریوں کی تفصیل پر خالص محدثانہ نقطۂ نظر سے آج تک کوئی کتاب اس مرتبہ کی شائع نہیں ہوئی۔ اس متبرک کتاب کی ایک ایک سطر سونے کے پانی سے لکھنے کے لائق ہے۔ موعظتوں اور نصیحتوں کے اس عظیم الشان دفتر کو ایک مرتبہ ضرور پڑھئے۔ صفحات ۳۰۰ بڑی تقطیع۔ قیمت غیر مجلد للعہ۔ مجلد عہ